Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

مروجہ ماتم کی نوعیت، اس کے اثبات پر شیعی دلائل اور ان کے دندان شکن جوابات

آپ نے جتنے دلائل ماتم کے رد میں ہماری کتابوں سے پیش کیے ہیں۔ ہم ان کے ہرگز منکر نہیں۔ بلکہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ مروجہ ماتم کرنے والے کے نیک، اعمال ضبط ہو جاتے ہیں۔ اور بروز قیامت اُسے تانبے کا لباس پہنایا جائے گا۔ اور ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جو روایات ماتم کے بارے میں ذکر کی گئیں۔ وہ سب صحیح ہیں۔ لیکن ہمارا صرف۔ یہ دعویٰ ہے۔ کہ صرف شہید کا ماتم اور خصوصًا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم جائز ہے۔ دوسرے کسی کا ماتم ہم جائز نہیں کہتے۔ اس لیے اگر اہل سنت کے پاس شہید کا ماتم نہ کرنے پر کوئی دلیل ہو۔ تو وہ پیش کریں۔

فصل چہارم

ماتم کس نے ایجاد کیا؟ اس کا فقہی حکم کیا ہے؟ اور انجام کیا ہوگا؟

سب سے پہلے
ماتم کرنے والا شیطان تھا

امام حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم کی ابتداء یزید نے کی

ہندہ (یزید کی بیوی) نے اپنے خاوند، (یزید) کے حکم سے امام حسین کا ماتم کیا

ماتم کرنے والے پر کفارہ واجب ہے

تالیف

مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی

سُنی لائبریری
ادارہ دار التحقیق

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماتم کے بارے میں ایک سوال

اور اس کا جواب

سوال:

آپ نے جتنے دلائل ماتم کے رد میں ہماری کتابوں سے پیش کیے ہیں۔ ہم ان کے ہرگز منکر نہیں۔ بلکہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ مروجہ ماتم کرنے والے کے نیک، اعمال ضبط ہو جاتے ہیں۔ اور بروز قیامت اُسے تانبے کا لباس پہنایا جائے گا۔ اور ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جو روایات ماتم کے بارے میں ذکر کی گئیں۔ وہ سب صحیح ہیں لیکن ہمارا صرف، یہ دعوی ہے۔ کہ صرف شہید کا ماتم اور خصوصًا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم جائز ہے۔ دوسرے کسی کا ماتم ہم جائز نہیں کہتے۔ اس لیے اگر اہل سنت کے پاس شہید کا ماتم نہ کرنے پر کوئی دلیل ہو۔ تو وہ پیش کریں۔

شیعہ مبلغ اعظم مولوی اسماعیل گوجروی نے بھی "براہین ماتم" نامی اپنی تصنیف میں یہی کہا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں۔

"ہم شیعہ ہر جگہ ماتم کے مدعی نہیں۔ بلکہ ماتم حسین علیہ السلام اور آپ کے ماتم کی نظیر کے خصوصًا قائل ہیں۔" تھوڑا آگے چل کر اس دعوی کی دلیل یوں تحریر کی ہے۔

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کُلُّ الْجَزْعِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَالْبُکَاءِ مَکْرُوْہٌ سِوَی الْجَزْعِ وَالْبُکَاءِ عَلَی الْحُسَیْنِ۔

ترجمہ:

یعنی جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر جزع اور آہ و بکاء مکروہ ہے۔ سوائے ماتم اور آہ و بکاء حسین علیہ السلام کے)

(ماخوذ از براہین ماتم مصنفہ مولوی اسماعیل ص ۵۰ تا ۵۱)

جواب:

اس سوال کے جواب میں پہلی گزارش میں یہ کروں گا کہ شیعہ لوگوں نے ماتم کے جواز پر شہید کی جو قید لگائی ہے۔ کیا اس قید کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں یا کسی امام کے فرمان میں موجود ہے۔ جس کی وجہ سے تم نے مروجہ ماتم کے لیے مخصوص آدمیوں کو منتخب کر لیا۔ اگر حدیث رسول ہے۔ تو بھی پیش کریں۔ اور اگر قول و فرمانِ امام ہے۔ تو بھی پیش کریں۔ اور اس کتاب کا نام بھی تحریر ہونا چاہیئے۔ سند متصل اور حدیث صحیح مرفوع کے ساتھ اگر ایک حوالہ بھی تمام شیعہ مل کر کہیں سے دکھا دیں۔ تو دس ہزار روپیہ نقد انعام پائیں۔ اور ایسی روایت دکھانا حق تمہارا بنتا ہے۔ کیونکہ شہید کے لیے اور خصوصًا امام حسین کے لیے ماتم کرنے کی اجازت کا دعوٰی تمہاری طرف سے ہے۔ ہم پر یہ ضروری نہیں۔ کہ ہم کوئی ایسی دلیل دکھائیں۔ کہ جس میں شہید کے لیے بھی ماتم ناجائز ہو۔ لیکن تمہاری بھلائی اور امید ہدایت پر میں انشاء اللہ تمہاری کتابوں سے بلکہ کتب صحاحِ اربعہ سے یہ ثابت کرتا ہوں کہ شہید پر ماتم کرنے کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من لایحضرہ الفقیہ:

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِيْنَ قُتِلَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ لَا تَدْعِيْ بِوَيْلٍ وَلَا ثُكْلٍ وَلَا حَزْنٍ وَلَا حَرْبٍ وَمَا قُلْتَ فِيْهِ فَقَدْ صَدَقْتَ۔

(من لایحضرہ الفقیہ ص ۵۶ فی التعزیۃ الخ مطبوعہ لکھنؤ طبع قدیم)

(من لایحضرہ الفقیہ جلد اول ص ۱۱۲ طبع جدیدہ مطبوعہ تہران)

ترجمہ:

جب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا کو ارشاد فرمایا کسی کی موت پر اور جنگ میں کسی کے شہید ہونے پر غم میں واویلا نہ کرنا۔ اور رونا پیٹنا نہیں۔ میں نے جو کچھ تجھے کہہ دیا ہے۔ حق و صحیح کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے معلوم ہوا۔ کہ ماتم کی کوئی بھی صورت شرعاً جائز نہیں۔ اور نہ ہی کسی فرد (شہید) کے لیے اس کی اجازت ہے۔ اگر شہید کے لیے رونے پیٹنے اور واویلا کرنے کی اجازت ہوتی۔ تو حضرت امیر حمزہ پر حضرت فاطمۃ الزہرا کو ماتم کرنے کی اجازت مل جاتی۔ کیونکہ حضرت حمزہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس کے مطابق "سید الشہداء" ہیں۔ جب ان کے لیے گنجائش نہیں۔ تو دوسرے شہید کی استثناء کیونکر ممکن ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد دراصل ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لہٰذا شہید پر ماتم دراصل اللہ کی طرف سے ممنوع ہوا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہا یہ معاملہ کہ مولوی اسماعیل نے "براہین ماتم" میں جو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے۔ جس سے شہید کا ماتم کرنے کا جواز نکلتا ہے۔ اور وہ بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم۔ تو اس بارے میں ایک بات پر میں مولوی اسماعیل گوجروی کو شاباش دیتا ہوں۔ کہ اس نے بھی مروجہ ماتم کو (سوائے امام حسین رضی اللہ عنہ کے) بقول امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ منع قرار دیا۔ اور یہ مانا کہ ہم ہر جگہ ماتم کے مدعی نہیں۔ لہٰذا اس روایت اور اقرار کے بعد جھگڑا دراصل اس میں رہ جاتا ہے۔ کہ کیا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم جائز ہے۔ یا نہیں؟

اس سلسلہ میں پہلی بات یہ ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے جو "براہین ماتم" میں حدیث ذکر کی گئی۔ اس کی سند مذکور نہیں۔ جس کی وجہ سے اس کا بے سند ہونا بھی ممکن ہے۔ لہٰذا اس کی صحت اور عدم صحت کی تمیز کرنی چاہیئے۔ پھر کہیں اس حدیث سے کوئی بات بنے گی۔

سب سے زیادہ اس روایت کے صحیح اور غیر صحیح ہونے کا امتیاز اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ خود امام حسین رضی اللہ عنہ کو پوچھا جائے۔ حضور! آپ اپنے ماتم کے بارے میں کچھ فرما گئے ہیں۔ یا کہ نہیں۔ اگر فرمان ہے۔ تو اثبات میں ہے یا نفی میں؟ اس کا ذکر خود شیعہ کتب میں موجود ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم کے بارے میں فرمان ملاحظہ ہو۔

جلاء العیون:

چوں نالہ و بیقراری ایشاں را مشاہدہ نمود فرمود کہ شمارا بخدا سوگند می دہم کہ صبر پیش آورید۔ و دست از جزع و بیتابی بردارید۔

(جلاء العیون ص ۵۱۵ توجہ آنحضرت بجانب مکہ مطبوعہ تہران طبع جدید)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ سے کوفہ جانے کے لیے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ تو اس وقت بنی ہاشم کی عورتوں کی بیقراری نالہ و فغاں سُنا۔ تو فرمایا۔ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں۔ کہ صبر کو اختیار کرو اور جزع (مروجہ ماتم) و بیتابی سے ہاتھ اٹھاؤ۔

۲ جلاء العیون:

چوں زینب خاتون ایں خبر وحشت اثر راشنید طپانچہ بروئے خود زد و فریاد و واویلا بلند کرد حضرت فرمود کہ اے خواہر گرامی ویل عذاب برائے تو نیست برائے دشمنانِ تست صبر کن و بزاری دشمناں را بر من شاد مگرداں۔

(جلاء العیون ص ۴۹۵ مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ:

(امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب اپنی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنا خواب تبلایا) اور جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ وحشت ناک خواب سُنا۔ تو اپنا منہ پیٹ لیا۔ فریاد کی۔ اور واویلا بلند کیا امام حسین رضی اللہ عنہ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا۔ اے گرامی ہمشیرہ! ویل اور عذاب تمہارے لیے نہیں۔ تمہارے دشمنوں کے لیے ہے۔ تم صبر کرو اور دشمنوں کو اس جزع فزع پر راضی نہ کرو۔

۳۔ جلاء العیون:

فرمود اے خواہر با جان برابر حلم و بردباری پیشہ خود کن و شیطان را بر خود تسلط مدہ و برقضائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حق تعالیٰ صبر کن۔

(جلاء العیون ص ۵۵۲ وقائع شب عاشورہ مطبوعہ
تہران طبع جدید)

ترجمہ:

(میدان کربلا میں مختلف عزیز و اقارب کی شہادت پر جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے جزع فزع کیا۔ تو اس موقعہ پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اے ہمشیرہ! علم اور بردباری سے کام لو۔ اور شیطان کو اپنے اوپر تسلط نہ دو۔ اور خدا کی قضاء پر راضی ہو کر صبر کرو۔

۴۔ **جلاء العیون:**

گفت اے خواہر نیک اختراز خدا بترس و بر قضائے حق تعالیٰ راضی شو

(جلاء العیون ص ۵۵۲ وقائع شب عاشورہ مطبوعہ
تہران طبع جدید)

ترجمہ:

(محرم الحرام کی دسویں شب جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو امام حسین رضی اللہ عنہ نے جزع فزع کرتے دیکھا۔ تو فرمایا) اے نیک بہن! اللہ کا خوف رکھو۔ اور اللہ کی رضا پر راضی ہو جاؤ۔

حاصل کلام:

مذکورہ چار عدد حوالہ جات سے (جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہیں) معلوم ہوا۔ کہ جزع فزع (مروجہ ماتم) منع ہے۔ یہ بات آپ نے خدا کی قسم اٹھا کر فرمائی۔ اس کی بجائے صبر و شکر کرنا شیوۂ نیکو کاراں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جزع فزع کرنے والے پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔ لہٰذا اس فعل کے کرنے سے خوفِ خدا پیش نظر رہنا چاہیئے ان ارشادات کے پیش نظر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کی گئی ایک بے سر و پا حدیث کی کیا وقعت رہ جاتی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ خود جزع فزع (مروجہ ماتم) کو ناپسند فعلِ شیطان اور سببِ غضبِ خدا سمجھتے تھے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہو۔ کہ ان کے خاندان کے چشم و چراغ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے جدامجد کے ارشادات کے خلاف کہیں۔ اس لیے اس روایت کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور حقیقت وہی ہے۔ جو امام حسین نے بیان فرمادی۔

دوسری بات اس معاملہ میں زیر غور یہ ہے۔ کہ اگر مروجہ ماتم (سینہ کوبی، زنجیرزنی اور بال نوچنے وغیرہ) جائز ہوتا۔ تو شیعی فقہاء اس کے مرتکب پر بطور سزا کفارہ کیوں لازم کرتے ہیں؟ مروجہ ماتم پر کفارہ کی بحث اگلی فصل میں مستقل حوالہ جات سے آرہی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

سُنی لائبریری ڈاٹ کام
www.sunnilibrary.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل چہارم

کس نے ایجاد کیا؟ اس کا فقہی حکم کیا ہے؟ اور ابتداء کیسے ہوئی؟

سب سے پہلے ماتم کرنے والا شیطان تھا

مجمع المعارف:

در حدیث است کہ غناء نوحۂ ابلیس بود بر فراق بہشت وفرمود نوحہ کنندہ بیاید روز قیامت نوحہ کناں مانند سگ۔ وفرمود نوحہ وغنا فسون زنا است۔

(مجمع المعارف حاشیہ بر حلیۃ المتقین ص ۱۶۲
در حرمت غنا مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ:

حدیث پاک میں ہے۔ کہ غناء، ابلیس کا نوحہ (ماتم) ہے۔ یہ ماتم اس نے بہشت کی جدائی میں کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماتم کرنے والا کل قیامت کے دن کتے کی طرح آئے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ماتم اور مرثیہ خوانی زنا کا منتر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم کی ابتداء یزید نے کی

منتہی الامال:

وجمعے نقل کردہ اندکہ یزید امر کرد کہ سر مطہر امام علیہ السلام را بر در قصر شوم او نصب کردند۔ واہل بیت را امر کرد کہ داخل خانہ او شوند چوں مخدرات اہل بیت عصمت وجلالت علیہم السلام داخل خانہ آں لعین شدند۔ زنان آل ابو سفیان زیور ہائے خود را کندند۔ ولباس ماتم پوشیدند۔ وصدا بگریہ ونوحہ بلند کردند۔ وسہ روزہ ماتم داشتند۔

(منتہی الآمال جلد اول مقصد چہارم فصل ہشتم مصنفہ شیخ عباس قمی ص ۵۵ نوحہ کردن زنانِ آل ابوسفیان براہل بیت مطبوعہ ایران طبع جدید)

ترجمہ:

ایک جماعت نے نقل کیا ہے۔ کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سرِ انور کے متعلق یزید نے یہ حکم دیا۔ کہ اس کو یزید کے منحوس محل پر لٹکا دیا جائے اور اہل بیت کو حکم دیا۔ کہ اس کے گھر داخل ہوں۔ جب مستورات اہل بیت رضی اللہ عنہن

اس لعین کے محل میں داخل ہوئیں۔ تو آل ابوسفیان کی عورتوں نے اپنے زیورات اتار دیئے۔ اور لباسِ ماتم پہن کے آواز نوحہ وگریہ وزاری بلند کرتی رہیں۔ اور تین روز ماتم کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہندہ (یزید کی بیوی) نے اپنے خاوند، (یزید) کے حکم سے امام حسین کا ماتم کیا

ابو مخنف وغیرہ نے روایت کی ہے۔ کہ حکم یزید لعین سے سرمبارک سید الشہداء اس کے دروازۂ قصر پر آویزاں کیا گیا۔ اور اہل بیت آنحضرت کو اپنے محل بھجوایا۔ جب مخدرات اہل بیت عصمت و طہارت اس کے محل میں داخل ہوئے۔ عورات ابو سفیان نے اپنے زیورات اتار دیئے۔ اور لباس ماتم پہن کے آواز نوحہ و گریہ زاری بلند کی۔ اور تین روز ماتم رہا۔

(جلاء العیون اردو۔ جلد دوم ص ۹۵، مطبوعہ شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور طبع جدید)

ان مؤخر الذکر دو روایات سے معلوم ہوا۔ کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم کا آغاز یزید کے گھر سے ہوا۔ اور یزید ہی کے حکم سے ہوا۔ اگرچہ مطلقاً ماتم کی ابتداء شیطان سے ہوئی۔ لیکن ماتم امام حسین کی ابتداء یزید نے کرائی۔ اس کے گھر سے شروع ہوئی لہٰذا مسلمانوں کو قطعاً یہ گوارا نہیں ہو سکتا۔ کہ ایسا فعل جس کا بانی مبانی ابلیس ہو۔ اور یزید نے اسے پھر سے زندہ کیا۔ اس فعل کو کریں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماتم کرنے والے پر کفارہ واجب ہے

توضیح المسائل:

مسئلہ ۶۳۴:

جائز نیست انسان در مرگِ کسی صورت و بدن را بخراشد و بخود لطمہ بزند۔

مسئلہ ۶۳۵:

پارہ کردن یقہ در مرگِ غیر پدر و برادر جائز نیست۔

مسئلہ ۶۳۶:

اگر مرد در مرگِ زن یا فرزند یقہ یا لباس خود را پارہ کند۔ یا اگر زن در عزائے میت صورت خود را بخراشد بطوریکہ خون بیاید۔ یا موئے خود را بکند۔ باید یک بندہ آزاد کند۔ یا دہ فقیر را طعام دہد۔ یا آنہا را بپوشاند۔ و اگر نتواند باید سہ روز روزہ بگیرد۔ بلکہ اگر خون ہم نیاید۔ بنا بر احتیاط واجب بایں دستور عمل نماید۔

(توضیح المسائل مصنفہ روح اللہ موسوی خمینی ص ۱۰۱ مستحبات دفن مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ مسئلہ ۶۳۴:

کسی کی فوتیدگی پر کسی انسان کے لیے اپنے بدن کو چھیلنا، اپنی شکل و چہرہ کو چھیلنا اور منہ پر طمانچہ مارنا جائز نہیں۔

ترجمہ مسئلہ نمبر ۶۳۵

اپنے باپ یا بھائی کی فوتیدگی پر علاوہ کسی دوسرے کی فوتیدگی پر گریبان چاک کرنا جائز نہیں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: مسئلہ ۶۳۶:

اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کی موت پر اپنا گریبان اپنا لباس چاک کرے گا۔ یا کوئی عورت کسی میت کی تعزیت کرتے ہوئے اپنا چہرہ اتنا زخمی کرلے کہ اس سے خون بہ نکلے یا اپنے بالوں کو نوچے۔ تو ان میں سے ہر ایک پر ایک غلام آزاد کرنا ضروری ہے۔ یا دس فقیروں کو کھانا کھلانا ضروری ہے یا دس فقیروں کو کپڑے پہنانا لازمی ہے۔ اگر ان میں کسی کفارہ کی طاقت نہ رکھے۔ تو تین دن کے روزے رکھے۔ بلکہ اگرچہ چہرہ پر خراشنے سے خون نہ بھی نکلے۔ تو بھی از روئے احتیاط اس طریقہ (کفارہ) کو اپنانا چاہیئے۔

شیعہ لوگوں کے ہاں جو فقہ مروج ہے۔ اس کے تین مسائل جو اوپر درج کیے گئے۔ ان سے واضح ہو گیا۔ کہ مروجہ ماتم ان کی فقہ میں بھی ایک حرام فعل ہے۔ جس کی حرمت پر واضح دلیل یہ ہے۔ کہ اس پر ان کے فقہاء نے کفارہ واجب کیا۔ اور کفارہ کسی جرم اور گناہ پر ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا ماتم کرنے والے پر کفارہ کا وجوب اس فعل ماتم کو جرم اور گناہ ثابت کرتا ہے۔ اپنی فقہ سے لازماً شیعہ علماء اور ذاکرین بے خبر نہ ہوں گے۔ جانتے ہوئے پھر عوام کو اس فعلِ قبیح اور موجب کفارہ سے لوگوں کو رکنے کی تبلیغ کیوں نہیں کرتے بلکہ روکنے کی بجائے وہ مروجہ ماتم پر بہت سے انعامات اور اجر و ثواب کا وعدہ سناتے ہیں۔ جن کی کوئی حقیقت اور جن میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ لہٰذا اگر کسی شیعہ کو اس فعل قبیح کے بارے میں ذاکرین نے اندھیرے میں رکھا۔ تو ہم نے انہیں چراغ دکھا دیا ہے۔ آگے اس کی روشنی میں چلنا نہ چلنا ان کی مرضی۔

وما علینا الا البلاغ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari